www.KitaboSunnat.com

التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی وادبرٹن

سورۃ بقرۃ

(قسط ۱۷)

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ

اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کر چکے ہیں

لہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (اے بنی اسرائیل) اسرائیل دو لفظوں سے مرکب ہے اور یہ دونوں عبرانی الفاظ ہیں "اِسرا" اور دوسرا "ایل"۔ اِسرا کے معنی عبد (بندہ) اور صفوہ (منتخب اور برگزیدہ) کے ہیں۔ اور "ایل" کے معنی اللہ ہیں، یعنی عبداللہ۔

ایل ھو اللہ و اسرا ھو العبد (ابن جریر طبری ۲۴۸) قال ابن عباس: ان اسرائیل کقولك عبد اللہ۔ (ایضاً)

اور اس سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں، جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد محترم اور پوری نسل بنی اسرائیل کے جدامجد ہیں۔ ایک طویل حدیث میں ہے:

قال ابن عباس حضرت عصابۃ من الیھود نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لھم: ھل تعلمون ان اسرائیل یعقوب مرض مرضا شد یدا فنالوا اللھم نعم! فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اللھم اشھد (ابوداؤد طیالسی ۳۵۶ شھر بن حوشب عن ابن عباس)

قرآن حکیم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے:۔ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ (پ ۱۶۔ مریم ع)

اسرائیل کے ایک معنی رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے اور چلنے کے بھی ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام شب زندہ دار، تہجد خواں اور رات کو جب دنیا غفلت میں محو خواب ہوتی وہ حق تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز اور محو راز و نیاز ہوتے تھے۔ اس لیے ان کو اسرائیل کے لقب سے نوازا گیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِاَبِيهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ (پ۱۲۔ یوسف ع۱)

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا (پ۹ الاعراف ع) فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (پ۹۔ الاعراف ع) اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (پ۱۔ بقرہ ع)

ان سے بارہ اسرائیلی قبائل بنے، جن پر ہر قبیلے کا اپنا سردار حکمران ہوتا تھا۔

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا (پ۶۔ المائدہ ع)

حضرت یعقوب علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام نے کنعان (فلسطین) میں بسیرا کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں پورا خاندان مصر جا بسا۔ گو پہلے یہ خاندان حکمران کی حیثیت سے داخل ہوا لیکن بعد میں کئی سو سال بدترین غلامی کی زندگی گزاری اور یہ لوگ خوئے غلامی میں اس قدر پختہ ہو گئے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک عہد میں وہاں سے نجات ملی تو ان کو تیہ کے صحراؤں میں مدتوں رکھ کر بوڑھے غلاموں کے بوجھ سے انھیں ہلکا کیا گیا اور نئی نسل کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے مواقع مہیا کیے گئے۔ تب جا کر کہیں ان کی خوئے غلامی کا علاج ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ منورہ کو ہجرت فرما ہوئے تو اسرائیلیوں کے کچھ خاندان مدینہ منورہ کے آس پاس آباد تھے، جن کی بڑی بڑی آبادیاں خیبر میں آباد تھیں۔

؎ اُذْكُرُوْا (یاد کرو) تفکر بآلآء اللہ اور تذکیر بایام اللہ قرآن کریم کا خاص اسلوب ہے اس کی پوری تفصیل کے لیے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۱۷۶ھ) کی کتاب "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" کا مطالعہ بڑا مفید رہے گا۔ اس سے غرض عبرت و موعظت ہوتی ہے یا امتنان و تشکر کے جذبات کو انگیخت کرنا۔

یہاں پر یہی مؤخر الذکر پہلو ملحوظ ہے کہ وہ ان نعمتوں اور نوازشوں کو یاد کریں جو حق تعالیٰ نے ان برادران کے آباؤ اجداد پر کی تھیں اور سوچیں کہ ان کا تقاضا کیا ہے: انکار اور جحود یا احساس ممنونیت کے ساتھ اطاعت اور شکر گزاری؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقبھا بذکر الانعامات الخاصة علی اسلاف الیھود کسر العناد ھم و لجاجھم بتذکیر النعم السالفة و استمالة لقلوبھم بسببھا (تفسیر کبیر ص ۳۱۵/۱)

۳۔ نِعْمَتِیَ (میرا احسان، نوازش، انعام و اکرام اور فضل و کرم) ان نوازشات کی لسٹ کافی طویل ہے جو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کی تھیں۔

غلام تھے، صاحبِ اقتدار بنا دیئے گئے۔ ہر سمت سے ان پر غلامی مسلط تھی، ذہنی بھی اور سیاسی بھی اقتصادی بھی اور معاشرتی بھی، الغرض: ہمہ گیر غلامی نے ان کا کچومر نکال کر رکھ دیا تھا مگر رب نے فضل کیا اور ان کو ایسی سرزمین کا وارث بنا دیا جو مادی اور روحانی برکتوں کا سرچشمہ ہے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْهَا (پ ۹۔ الاعراف ع)

ان کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے۔ ان کی روحانی اور مادی فلاح و بہبود کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پ ۲۱۔ السجدۃ ع) وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پ ۳۔ آل عمران ع ۵)

اختلافات کے مٹانے کے سامان۔ جن امور میں تذبذب، تشکک اور اختلافات رکھتے تھے، خدا تعالیٰ ان پر ان کی صحیح کیفیت واضح فرماتے رہے تاکہ وہ اندھیرے میں نہ رہیں۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (پ ۲۰۔ النمل ع)

قدرت کے نمونے ان کو دکھائے۔ قدرت کے نادر نمونے ان کو دکھائے تاکہ ان کو "دولتِ یقین" حاصل ہو۔

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پ ۲۵۔ زخرف ع)

ان پر بادلوں کا سایہ کیا: وَظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ (پ ۱۔ بقرہ ع)

من اور سلویٰ کھانے کو عنایت کیا۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (ایضاً)

فرعون جیسی سیاسی طاقت سے ان کمزوروں کو نجات دے کر اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ (پ ۱۶۔ طٰہٰ ع)

ان کے شکنجہ سے نکلے تو دریا نے راستہ چھوڑ دیا۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا۔ (ایضاً)

راستہ بھی جیسے شاہراہ، دونوں طرف سے جیسے پہاڑ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ (پ ۱۹۔ شعراء ع)

چٹان پر لاٹھی ماری تو بارہ چشمے پھوٹ نکلے:

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (پ ۱۔ البقرہ ع)

قدرت کے نمونوں کے یہ وہ شاہکار تھے جو صرف بنی اسرائیل نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

بلکہ اس کے ساتھ اپنی آنکھوں سے فرعون کو غرق ہوتے دیکھا۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (بقرہ ع)

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ (پ ۲۰۔ قصص ع)

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ (پ ۱۶۔ طٰہٰ ع)

یہ قدرتِ الٰہی کے وہ نمونے تھے جن کے مشاہدے کے بعد ان کو جذبۂ امتنان و تشکر کے ساتھ خدا کے حضور جھک جانا چاہیے تھا مگر افسوس! اس کی ان کو توفیق نہ ہوئی تو قدرت نے عذاب کی شکل میں، ان پر مینڈک ٹڈی دل، جوئیں اور طوفان مسلط کر دیے اور یہ سب کچھ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

گو یہ عذاب کی شکلیں ہیں، لیکن ان کے مشاہدہ کے بعد ان کی آنکھیں کھل جائیں تو یہ بھی خدائی انعام کی ایک شکل ہوتی۔

مقدس تابوت کو فرشتے اٹھا کر ان کو حاضر کرتے ہیں جس میں دلجمعی کے سارے سامان اور مقدس یادگاریں تھیں۔

اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (پ ۲۔ بقرہ ع ۳۲)

برباد ویرانوں کو انھوں نے اپنی آنکھوں سے معجزانہ طور پر آباد ہوتے دیکھا:

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ ۳۔ بقرہ ع ۳۵)

امتحانی پرچہ مشاہدہ کیا کہ شکار کے دن مچھلی آتی نہیں، اگلے دن آتیں اور بڑے ٹھاٹھ سے آتیں۔

اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ (پ ۹۔ اعراف ع)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو مار کر زندہ کیا، پھر ایک دو کو نہیں ہزاروں کو:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (پ۲ ۔ بقرہ ع۲)

ان کو بندر بنا ڈالا تاکہ عبرت پکڑیں اور آنکھیں کھولیں:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ (پ۱ ۔ بقرہ ع۸)

قلم کو دریا کے الٹے رخ بہتے دیکھا کہ، حضرت مریمؑ کو کس کی سرپرستی میں دیا جائے، چنانچہ وہ حضرت زکریاؑ کے نام پر الٹا بہہ نکلا۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ (پ۳ ۔ آل عمران ع۵)

مہد (گہوارہ، جھولے) میں ایک نوزائیدہ بچے کو تقریر کرتے دیکھا:

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا (اَيْضًا) قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ (پ۱۶ ۔ مریم ع۲)

ہم نے قدرت کے ان خوارق اور معجزانہ نمونوں کی تفصیل اس لیے بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص ان سے استفادہ کرنا چاہے تو یہ بجائے خود خدا کا بڑا انعام ہیں، جو بہرحال بنی اسرائیل نے بکثرت مشاہدہ کیے۔ باقی رہا ان کا نتیجہ، سو اس کی تفصیل اپنے موقعہ پر آئے گی، خلاصہ یہ کہ انھوں نے ان نعمائے الٰہیہ کو عموماً اپنے حق میں عذاب بنا لیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

برتری۔ اپنے عہد میں ساری دنیا پر ان کو برتری عنایت کی۔

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (پ۱ ۔ بقرہ ع۶) وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (پ۲۵ ۔ جاثیہ ع۲)

گو یہ بھی ایک آزمائش تھی، بہرحال یہ برتری ان کو ملی۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ (پ۲۵ ۔ الدخان ع۲)

ان کو کتاب، حکومت اور پیغمبری دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتاب عنایت کی، اقتدار کی دولت سے نوازا اور حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نبوت کا سلسلہ ان میں قائم کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ (پ۲۵ - جاثیہ ع۲)

وَاَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ (پ۲۴ - مومن ع۶)

یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا (پ۶ - مائدہ ع۳)

وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ وَنُمَکِّنَ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ (پ۲۰ - القصص ع۱)

رزقِ فراواں اور عزت۔ اقتصادی اور معاشی خوش حالی اللہ کا بہت بڑا کرم ہے بشرطیکہ ایمان کے تابع رہے۔

وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ (ایضاً)

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِیْهِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ (پ۱۶ - طٰہٰ ع۴)

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ (پ۱ - بقرۃ ع۷)

آلِ فراعنہ کے سارے ٹھاٹھوں اور نعمتوں کا ان کو وارث بنا دیا۔

فَاَخْرَجْنٰھُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّکُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ ۝ کَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰھَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پ۱۹ - شعراء ع۴)

کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ ۝ وَّنَعْمَۃٍ کَانُوْا فِیْھَا فٰکِھِیْنَ ۝ کَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰھَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ۝ (پ۲۵ - الدخان ع۱)

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْکُنُوا الْاَرْضَ (پ۱۵ - بنی اسرائیل ع۱۲)

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ (پ۱۱ - یونس ع۹)

اللہ کے نبی ان کی خوشحالی کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ (پ۷ - مائدہ ع۱۵)

ان کے جرموں سے درگزر فرما کر پھر ان پر داد و دہش کی، آل اولاد سے نوازا کر ایک مؤثر جتھا بن گیا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْھِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا (پ۱۵ - بنی اسرائیل ع۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء بنی اسرائیل ۔ انبیاء بنی اسرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بعض خصوصیات ایسی بھی عطا کی تھیں جو دوسروں کے حصے میں کم آئی ہیں ۔ مثلاً مادرزاد اندھوں، کوڑھیوں وغیرہ کی شفابخش مسیحائی: مُردوں کو زندہ کرنا اور مٹی کے پتلوں میں باذنہ تعالیٰ جان ڈال دینا ۔

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي (پ ۷ ۔ مائدہ ع ۱۵)

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تسبیح و تقدیس کے نغمے گاتے تو پرند، چرند اور پہاڑوں تک جھوم اُٹھتے ۔

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ○ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً (پ ۲۳ ۔ ص ع ۲)

يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ (پ ۲۲ ۔ السباء ع ۲)

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہوائیں مسخر کر دی گئی تھیں ۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ (پ ۲۲ ۔ السباء ع ۲)

ان کو پرندوں کی زبان سکھا دی گئی تھی ۔

وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ (پ ۱۹ ۔ النمل ع ۲)

مچھلی کے پیٹ میں ڈالنے کے بعد زندہ نکال لیے گئے تھے اور وہاں رب کو پکارتے رہے ۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ (پ ۲۳ ۔ الصفت ع ۵)

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (پ ۱۷ ۔ الانبیاء ع ۶)

تکمیلِ نعمت ۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے جو جو وعدے فرمائے ایک ایک کر کے وہ سب پورے ہوئے ۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ (پ ۹ ۔ اعراف ع ۱۶)

خصوصاً ان سے فرعون، اس کی غلامی اور استبدادی چیرہ دستیوں سے نجات دلانے، امامت پر فائز کرنے اور جانشینی جیسے مقام رفیع کے وارث بنانے کا جو وعدہ کیا گیا تھا اس نعمت کی بھی ایسے تکمیل ہو گئی: اس وعدے کا ذکر ذیل کی آیت میں آیا ہے ۔

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (پ ۲۰ ۔ قصص ع ۱)

خدا کی ہر بات اچھی ہوتی ہے، وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ میں بھی اچھی بات کا ذکر کیا گیا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○

اور تم اس اقرار کو پورا کرو جو (تم نے) ہم سے کیا ہے ہم اس اقرار کو پورا کریں گے جو ہم نے تم سے کیا ہے اور ہم ہی سے ڈرتے رہو۔

وہ بنی اسرائیل کے سلسلے سے وہ بول اور فیصلے ہیں جو بنی اسرائیل کے مفاد اور اچھے مستقبل سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ امامت اور توحید کی امانت کی وراثت ہے جو بہر حال ایک دفعہ ان کو دے دی گئی ۔ کہاں ان کی یہ حالت کہ: ان کا ہر نومولود بچہ چھری تلے رکھ دیا جائے، ان کی بچیوں کو اپنی ضیافت طبع کے لیے زندہ رہنے دیا جائے، بات افراد کی نہیں پوری قوم کی ہے کہ اسے غلامی کے شکنجے میں یوں کس کر رکھ دیا گیا تھا کہ وہ حاکم قوم کے جانوروں کی بھی غلام ہو کر رہ گئی تھی اور اب یہ حالت ہے کہ وہی فرعون ان کے سامنے ذلت کی موت مر رہا ہے، کنعان کی سلطنت ان کی راہ دیکھ رہی ہے، نخرے یہ ہیں کہ جنگلوں میں بھی جہاں کچھ نہیں ملتا وہاں خدا ان کا میزبان ہے۔ پکا پکایا من سلویٰ اتر رہا ہے، اور رہنے کو خدائی سائبان سایہ فگن ہے، الغرض: غلامی کی ذہنیت اور کوفت دور کرنے کے لیے اب (۱) غلامی کے بدلے شاہزادگی جیسے چونچلے ہیں (۲) غلامانہ بیگار اور محنت کے بجائے ان میں مجاہدانہ اسپرٹ پیدا کر کے ان کو اپنی دنیا آپ بنانے کا خوگر بنایا جا رہا ہے۔ پس ان سے کہا جا رہا ہے کہ: اے بنی اسرائیل! کچھ تو سوچو! میرے ان احسانوں کو ہی یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے۔

لہ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ (مجھ سے جو عہد اور قول و اقرار ہے، تم پورا کرو) وَفٰی کے معنی "پورا کیا" کے ہیں اور اَوْفٰی کے معنی ہیں "پورا پورا دیا ہے" ــــ اور وَافی پوری چیز کو کہتے ہیں، جس میں کمی بیشی قطعاً نہ ہو۔ وفّٰی (پورا کیا اور پورا پورا چکا دیا) تَوَفّٰی (روح کو قبض کیا اور مدت پوری کی) متوفّی (پوری مدت کروں گا) الغرض: و، ف، ی کے مادے میں "پورا ہونا" بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھ سے جو قول و قرار کیا ہے اسے پورا کرو، کمی بیشی سے اس کی روح کو داغدار نہ کرو۔

عہد۔ عَہد کے اصلی معنی ذمہ، ضمان، وصیت، پیمان، میثاق شاہی فرمان اور دوستی کی پیہم نگہداشت کرنے کے ہیں۔ یعنی وہ بات جو فریقین نے باہم طے کی ہے جس کا تصوّر ان کے ذہنوں میں ہے۔ اس کی پوری پوری حفاظت کرنے کو کہتے ہیں۔ عہد اور میثاق کو مزید مؤکد کرنے کے لیے بعض اوقات حلف بھی اٹھاتے ہیں۔ اسے مؤکد عہد یا میثاق اور حلف یا محالفہ بھی کہتے ہیں۔ علماء لکھتے ہیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد سے مراد کبھی وہ صلاحیت اور استعداد ہوتی ہے جو اللہ نے عقلوں میں ودیعت فرمائی ہے، کبھی وہ احکام ہوتے ہیں جو کتاب وسنت کی طرف سے عائد کیے جاتے ہیں، بعض وہ ذمے ہوتے ہیں جو انسان خود اپنے اوپر لازم کرتے ہیں جیسے نذریں اور بعض وہ عہد ہوتے ہیں جو معاہدہ کی شکل میں اختیار کیے جاتے ہیں۔ گو یہاں یہ سب ممکن ہیں تاہم، ہم مؤخر الذکر کی تفصیلات آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ یہ زیادہ معروف ہے۔

میثاق اور معاہدات

قرآن وحدیث میں ان معاہدات کی کچھ تفصیل آگئی ہے جو بنی اسرائیل نے خدا سے کیے تھے۔

اللہ کی غلامی اور لوگوں سے حسنِ معاملہ۔ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک یہ عہد لیا تھا کہ توحید پر قائم رہیں، صرف اس کی عبادت اور غلامی کریں، والدین اقربا، یتیموں، مسکینوں سے اچھا سلوک اور معاملہ کریں، لوگوں سے اچھی گفتگو کریں، کہنا ہو تو ان سے اچھی بات کہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیتے رہا کریں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (پ۱۔ بقرہ ع۱۰)

انبیاء پر ایمان اور ان سے تعاون۔ ان کا، یہ بھی معاہدہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول پر ایمان لائیں گے اور ان سے تعاون کریں گے۔

وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ (پ۶۔ المائدہ ع۳) وَلَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا (پ۶۔ المائدہ ع۱۰) وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (پ۲۷۔ الحدید ع۱)

احکامِ الٰہی کی سچی پابندی۔ جو آسمانی کتاب ان پر نازل ہوئی ہے، عہد لیا گیا تھا کہ وہ اس کا دامن تھام کر رکھیں گے اور اس کے اسباق بھولیں گے نہیں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (پ۱۔ بقرہ ع۸)

خدا کی طرف صرف حق کی بات منسوب کریں۔ جیسے لوگوں کا طریقہ ہے کہ جو بات دل کو اچھی لگی یا جس سے انسان کی اپنی غرض متعلق ہوئی اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں تاکہ اسے قبولِ عام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو یا اپنا اُلّو سیدھا ہو، حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ بھی ایسے کام نہ کیا کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہ بات منسوب کریں جو حق ہو اور صرف حق۔

اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ (پ ۹ اعراف ع۲۱)

حق کی نشر و اشاعت۔ اللہ کی طرف سے اُن پر جو حق نازل ہوا اور جو تورات اور انجیل میں موجود ہے اس کے بارے میں حکم ہوتا ہے کہ صرف اسے تھام کر نہیں چلنا بلکہ اسے کھول کھول کر لوگوں کو بتانا بھی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ (پ ۴۔ آل عمران ع۱۹)

خونریزی اور جلاوطن کرنے سے پرہیز۔ ان سے یہ بھی عہد لیا گیا تھا کہ قتلِ ناحق اور لوگوں کو گھر سے بے گھر کرنے سے بھی پرہیز کریں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (پ ۱۔ بقرہ ع۱۰)

سجدۂ شکر۔ فرمایا کہ جب شہر میں داخل ہوں تو سجدۂ شکر کے ساتھ داخل ہوں۔

وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (پ ۶۔ النساء ع۲۲)

حکم سے تجاوز نہ کریں۔ فرمایا کہ ہفتے کے دن مچھلی کے شکار سے پرہیز کریں۔

وَلَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (پ ۶۔ النساء ع۲۲)

خدا سے سودا۔ یہ لوگ جان و مال خدا کی راہ میں لڑائیں گے، خدا ان کو جنت عطا کرے گا، ان کے لیے فوز و فلاح کی بشارت ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پ ۱۱۔ التوبۃ ع۱۴)

کان لگا کر سنو۔ ان سے قول و اقرار لیا گیا کہ خدا کی باتیں غور سے سنیں گے یعنی سنیں گے تاکہ تعمیل کریں۔

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا (پ ۱۔ بقرہ ع۱۱)

اپنا عہد پورا کرو۔ بات کر لینا آسان ہے، اس کا پورا کرنا کار دارد ہے، اس لیے ان سے فرمایا کہ عہد کر کے پورا بھی کیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا (پ۱۴۔ النحل ع۱۳)

متاعِ قلیل اور عہد۔ فرمایا، متاعِ قلیل کی خاطر رب کے معاہدے ضائع نہ کیا کرو۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔

سوت کات کر توڑو نہیں۔ معاہدہ کر کے خود ہی اس کے بخیے نہ ادھیڑو، جیسے عورت سوت کات کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا (ایضاً)

ؑ اَوْفُوْا بِعَهْدِكُمْ (جو قول و قرار میں نے تم سے کیا ہے، میں پورا کروں گا) کیونکہ اللہ کے سب وعدے سچے ہیں اور وہ بات کا ہمیشہ پکا اور سچا ہے۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا (پ۵۔ النساء ع۱۸)

معاہدہ کا فائدہ۔ رب سے جو معاہدہ کیا جاتا ہے وہ خسارے کا سودا نہیں ہوتا، منافع ہی منافع ہوتے ہیں کیونکہ اس کے صلے میں جو عطا ہو گا، لازوال ہو گا۔

اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔

ثابت قدم رہے تو۔ اگر معاہدہ پر ثابت قدم رہے تو صلہ پورا کے بجائے اور زیادہ ملے گا۔

وَلَیَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔

اچھی اور پاک زندگی۔ جس نے اس سلسلے میں بہتر کردار پیش کیا ان کو پاک اور اچھی زندگی عطا کی جائے گی۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً (ایضاً)

گو یہ آیات عام ہیں تاہم "عہد اللہ" کے سیاق میں ذکر کی گئی ہیں، اس لیے اس لحاظ سے یہ غیر متعلق بھی نہیں ہیں۔

جنت عطا کرے گا۔ یہ عنایاتِ الٰہی صرف دنیوی زندگی تک محدود نہیں، بلکہ پچھلی غلطیوں سے درگزر فرما کر جنت کا بھی وارث بنا دے گا۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(پ۶۔ المائدہ ع۳)

اللہ کی معیت۔ حق تعالیٰ کی معیت، ملاک الامر کی حیثیت رکھتی ہے، جو لوگ معاہدہ کی پابندی کرتے ہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ